تیسرے معصوم

امام اول حضرت علی علیہ السلام

اور آپؑ کے چالیس اقوال

تیسرے معصوم

امام اول حضرت علی علیہ السلام

نام :- - - - علیؑ

لقب :- - - امیر المومنین

کنیت :- - - ابوالحسن

باپ :- - - - ابوطالبؑ

ماں :- - - - - فاطمہ بنت اسدؑ

تاریخ ولادت :- - ۱۳ رجب دس سال قبل از بعثت

جائے ولادت :- - خانہ کعبہ

مدت خلافت :- - چار سال ۹ ماہ تقریباً، سن ۳۶ سے ۴۰ تک

مدت امامت :- - ۳۰ سال

وقت ضربت :- - صبح ۱۹ ر ماہ مبارک رمضان

وقت شہادت :- - شب ۲۱ ر ماہ مبارک رمضان

جائے شہادت :- - کوفہ

قاتل :- - - - ابن ملجم (لعن)

عمر :- - - - ۶۳ سال

مزار شریف :- - نجف اشرف

دوران عمر :- - چار حصے ۱۔ بچپنا تقریباً دس سال ۲۔ ہمراہی رسولؐ تقریباً ۲۳ سال ۳۔ خلافت سے کنارہ کشی تقریباً ۲۵ سال ۴۔ مدت خلافت تقریباً چار سال و ۹ ر ماہ ۔

اربعون حديثاً

عن امير المؤمنين علي عليه السلام

١ـ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ.

(غرر الحكم، الفصل ٧٧ الحديث ٣٠١)

٢ـ فَإِنَّ اللهَ تَعالٰى بَعَثَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لِيُخْرِجَ عِبادَهُ مِنْ عِبادَةِ عِبادِهِ إِلٰى عِبادَتِهِ، وَمِنْ عُهُودِ عِبادِهِ إِلٰى عُهُودِهِ، وَمِنْ طاعَةِ عِبادِهِ إِلٰى طاعَتِهِ، وَمِنْ وِلايَةِ عِبادِهِ إِلٰى وِلايَتِهِ.

(فروع الكافي، ج٨ ص ٣٨٦)

٣ـ ما جالَسَ هٰذَا الْقُرْآنَ اَحَدٌ إِلاّ قامَ عَنْهُ بِزِيادَةٍ اَوْ نُقْصانٍ زِيادَةٍ فِي هُدىً، وَنُقْصانٍ مِنْ عَمىً، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ عَلٰى أَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ مِنْ فاقَةٍ، وَلا لِأَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْآنِ مِنْ غِنىً.

(الحياة ج٢ ص١٠١)

حضرت علیؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ جس نے اپنے کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا :

(غرر الحکم، فصل ۷۷ حدیث ۳۰۱)

۲۔ خداوند عالم نے محمدؐ کو نبی برحق بنا کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر خدا کی عبادت کرائیں، بندوں کے عہد و پیمان سے خارج کر کے خدا کے عہد و پیمان کے بندھن میں باندھ دیں، بندوں کی اطاعت چھوڑ کر خدا کی اطاعت میں لگ جائیں، بندوں کی ولایت سے خارج ہو کر خدا کی ولایت میں داخل ہو جائیں ۔

(فروع کافی، ج ۸، ص ۳۸۶)

۳۔ جو شخص بھی قرآن کے ساتھ نشست و برخاست رکھے گا۔ اس کے پاس سے جب بھی اٹھے گا اس کی کچھ چیزوں میں زیادتی حاصل ہوگی اور کچھ چیزوں میں کمی ہوگی : ہدایت میں زیادتی ہوگی، جہالت و اندھے پن میں کمی ہوگی ۔ اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ قرآن حاصل کرنے کے بعد کسی کو فقر حاصل نہ ہوگا اور قرآن کے بغیر کسی کو کوئی غنا حاصل نہ ہوگا ۔

(الحیاۃ، ج ۲، ص ۱۰۱)

٤- اَلرّاضي بِفِعْلِ قَوْمٍ كَالدّاخِلِ فيهِ مَعَهُمْ، وَعَلىٰ كُلِّ داخل فِي باطِلٍ اِثْمانِ، اِثْمُ الْعَمَلِ بِهِ وَاِثْمُ الرِّضا بِهِ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١٥٤، ص ٤٩٩)

٥- سُئِلَ عَلَيْهِ السَّلامُ عَنِ الايمانِ، فَقالَ: اَلإيمانُ عَلىٰ أرْبَعِ دَعائِمَ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِينِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهادِ. وَالصَّبْرُ مِنْها عَلَى أرْبَعِ شُعَبٍ عَلى الشَّوْقِ وَالشَّفَقِ وَالزُّهْدِ وَالتَّرَقُّبِ؛ فَمَنِ اشْتاقَ إلَى الْجَنَّةِ سَلا عَنِ الشَّهَواتِ وَمَنْ أشْفَقَ مِنَ النّارِ اجْتَنَبَ الْمُحَرَّماتِ، وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيا اسْتَهانَ بِالْمُصِيباتِ، وَمَنِ ارْتَقَبَ الْمَوْتَ سارَعَ اِلى الْخَيْراتِ...

وَالْجِهادُ مِنْها عَلىٰ أرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالصِّدْقِ فِي الْمَواطِنِ وَشَنَآنِ الفاسِقينَ، فَمَنْ أمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظُهُورَ الْمُؤْمِنينَ، وَمَنْ نَهىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ أرْغَمَ أُنُوفَ الْكافِرينَ، وَمَنْ صَدَقَ فِي الْمَواطِنِ قَضىٰ ما عَلَيْهِ، وَمَنْ شَنِئَ الْفاسِقينَ وَغَضِبَ لِلّهِ غَضِبَ اللّهُ لَهُ وَأرْضاهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣١ ، ص ٤٧٣)

٦- فِاِنَّ الْجِهادَ بابٌ مِنْ اَبْوابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ اللّهُ لِخاصَّةِ اَوْلِيائِهِ وَهُوَلِباسُ التَّقْوىٰ وَدِرْعُ اللّهِ الْحَصينَةُ وَجُنَّتُهُ الْوَثيقَةُ فَمَنْ تَرَكَهُ رَغْبَةً عَنْهُ أَلْبَسَهُ اللّهُ ثَوْبَ الذُّلِّ. (نهج البلاغة لصبحي الصالح، الخطبة ٢٧، ص٦٩)

۴: جو شخص کسی قوم کے (کسی) فعل پر راضی ہو وہ اس شخص کے مانند ہے جو اس فعل میں داخل (اور اس کا کرنے والا) ہو اور جو شخص باطل کام میں شریک ہوتا ہے وہ دو گناہ کرتا ہے۔ (۱) ایک تو خود عمل کا گناہ (۲) دوسرے اس فعل پر راضی ہونے کا گناہ۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۱۵۴، ص ۴۹۹)

۵: حضرت علیؑ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ایمان چار ستونوں پر قائم ہے۔ ۱۔ صبر ۲۔ یقین ۳۔ عدالت ۴۔ جہاد۔ اور صبر کے چار شعبے ہیں۔ شوق، خوف، زہد، انتظار، پس جسکو جنت کا شوق ہے وہ سرکش خواہشات سے کنارہ کش رہتا ہے اور جو آتش دوزخ سے ڈرتا ہے وہ گناہوں سے بچتا ہے اور جو دنیا سے زہد اختیار کرتا ہے وہ مصیبتوں اور ناگوار چیزوں کو ہیچ سمجھتا ہے اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیک کاموں کیلئے جلدی کرتا ہے۔

جہاد کی بھی چار قسمیں ہیں ۱۔ امر بمعروف ۲۔ نہی از منکر ۳۔ میدان جنگ میں سچائی۔ ۴۔ بدکاروں سے دشمنی۔ لہٰذا جو شخص امر بمعروف کرتا ہے وہ مومنین کی پشت مضبوط کرتا ہے اور جو نہی از منکر کرتا ہے وہ کافروں کی ناک رگڑتا ہے، جو میدان جہاد میں واقعی مقابلہ کرتا ہے وہ اپنا فریضہ انجام دیتا ہے، جو بدکاروں کو دشمن رکھتا ہے اور خدا کیلئے ان سے ناراض رہتا ہے خدا بھی اسکی وجہ سے غصہ کرتا ہے اور قیامت میں اس کو خوش کر دیتا ہے۔ (نہج البلاغہ، صبحی صالح قصار الحکم ۳۱، ص ۴۷۳)

۶۔ جہاد جنّت کے دروازوں میں سے ایک ایسا دروازہ ہے جس کو خدا نے اپنے مخصوص اولیاء کیلئے کھولا ہے اور یہ (جہاد) تقویٰ کا لباس ہے اور خدا کی مضبوط زرہ ہے اور بھروسہ والی سپر ہے جو اس کو اعراض کی وجہ سے چھوڑ دے خدا اسکو ذلت کا لباس پہنائے گا

(نہج البلاغہ صبحی صالح خطبہ ۲۷ ص ۶۹)

۷- اِنَّما بَدْءُ وُقُوعِ الْفِتَنِ اَهْواءٌ تُتَّبَعُ، وَاَحْكامٌ تُبْتَدَعُ، يُخالَفُ فيها كِتابُ اللّهِ، وَيَتَوَلّى عَلَيْها رِجالٌ رِجالاً عَلى غَيْرِ دينِ اللّهِ، فَلَوْ اَنَّ الْباطِلَ خَلَصَ مِنْ مِزاجِ الْحَقِّ لَمْ يَخْفَ عَلَى الْمُرْتادِينَ، وَلَوْ اَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ مِنْ لَبْسِ الْباطِلِ انْقَطَعَتْ عَنْهُ اَلْسُنُ الْمُعانِدينَ، وَلكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ هذا ضِغْثٌ وَمِنْ هذا ضِغْثٌ فَيُمْزَجانِ فَهُنالِكَ يَسْتَوْلِي الشَّيْطانُ عَلى اَوْلِيائِهِ وَيَنْجُو الَّذينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللّهِ الْحُسْنى.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الخطبة ۵۰، ص ۸۸)

۸- اِنَّ دينَ اللّهِ لايُعْرَفُ بِالرِّجالِ بَلْ بِآيَةِ الْحَقِّ فَاعْرِفِ الْحَقَّ تَعْرِفْ اَهْلَهُ.

(البحار/ج ٦٨ / ص ١٢٠)

۹- لا تَكُونَنَّ عَبْدَ غَيْرِكَ فَقَدْ جَعَلَكَ اللّهُ سُبْحانَهُ حُرّاً.

(غرر الحكم ، الفصل ۸۵، الحديث ۲۱۹)

۱۰- اِنَّ الأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لا يُقَرِّبانِ مِنْ اَجَلٍ، وَلا يُنَقِّصانِ مِنْ رِزْقٍ ولكِنْ يُضاعِفانِ الثَّوابَ وَيُعَظِّمانِ الأَجْرَ، وَاَفْضَلُ مِنْهُما كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ اِمامٍ جائِرٍ.

(غررالحكم، الفصل ۸، الحديث ۲۷۲

۱۱- مَنْ لَمْ يُصْلِحْهُ حُسْنُ الْمُداراةِ يُصْلِحْهُ حُسْنُ الْمُكافاةِ.

(غررالحكم، الفصل ۷۷، الحديث ۵۴۷)

۷۔ فتنوں کی پیدائش کا آغاز خواہشات نفس کی پیروی اور ایسے اختراعی احکام ہوتے ہیں جنمیں قرآن کی مخالفت ہوتی ہے اور کچھ لوگ آئین حق کے خلاف لوگوں کی حمایت پر آمادہ ہوجاتے ہیں. اگر باطل مکمل طور سے حق سے جدا ہوجائے تو متلاشی حق پر کبھی حق مخفی نہیں رہ سکتا اور اگر حق باطل کے التباس سے خالص ہوجائے تو دشمنوں کی زبانیں بند ہوجائیں مگر ہوتا یہ ہے کہ تھوڑا سا حق اور تھوڑا سا باطل لیکر مخلوط کرلیتے ہیں اور یہیں سے شیطان اپنے دوستوں پر غالب آجاتا ہے. اور صرف وہی لوگ نجات پاتے ہیں جن پر خدا کی رحمت شامل حال ہوجائے ۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبۃ ۵۰ ص ۸۸)

۸۔ دین خدا کو لوگوں سے نہیں پہچاننا چاہیئے، بلکہ حق کی علامتوں سے پہچاننا چاہیئے۔ بنا برایں (پہلے) حق کو پہچانو، اس کے بعد صاحب حق کو پہچان ہی لوگے ۔

(بحار، ج ۶۸، ص ۱۲۰)

۹۔ (خبردار) دوسروں کے غلام نہ ہو جبکہ خدا نے تم کو آزاد بنایا ہے ۔

(غرر الحکم، فصل ۸۵، حدیث ۲۱۹)

۱۰۔ امر بمعروف اور نہی از منکر (یہ دونوں) موت کو جلدی قریب نہیں آنے دیتے اور روزی میں کمی نہیں ہونے دیتے بلکہ ثواب کو دوگنا کرتے ہیں اور اجر کو عظیم کرتے ہیں اور ان دونوں میں (امر بمعروف و نہی از منکر میں) افضل حاکم ظالم کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے ۔

(غرر الحکم، فصل ۸، حدیث ۲۷۲)

۱۱۔ اچھا برتاؤ جس کی اصلاح نہ کرسکے اچھی جزاء اس کی اصلاح کرسکتی ہے ۔

(غرر الحکم، فصل ۷۷، حدیث ۵۴۷)

١٢-قَطَعَ ظَهْرِي رَجُلانِ مِنَ الدُّنْيا رَجُلٌ عَليمُ اللِّسانِ فاسِقٌ، وَرَجُلٌ جاهِلُ الْقَلْبِ ناسِكٌ. هٰذا يَصُدُّ بِلِسانِهِ عَنْ فِسْقِهِ، وَهٰذا بِنُسْكِهِ عَنْ جَهْلِهِ. فَاتَّقُوا الْفاسِقَ مِنَ الْعُلَماءِ، وَالْجاهِلَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ. اُولٰئِكَ فِتْنَةُ كُلِّ مَفْتُونٍ، فَإنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ(ص) يَقُولُ: يا عَلِيُّ هَلاكُ اُمَّتِي على يَدَيْ كُلِّ مُنافِقٍ عَلِيمِ اللِّسانِ.

(روضة الواعظين ص ٦) (الحياة ج ٢ ص ٣٣٧)

١٣-وَلايَكُونَنَّ الْمُحْسِنُ وَالْمُسِيءُ عِنْدَكَ بِمَنْزِلَةٍ سَواءٍ، فَإنَّ في ذٰلِكَ تَزْهِيداً لِأَهْلِ الإحْسانِ في الإحْسانِ، وَتَدْرِيباً لِأَهْلِ الإساءَةِ عَلَى الإساءَةِ

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الكتاب ٥٣، ص ٤٣٠)

١٤- لا يَتْرُكُ النّاسُ شَيْئاً مِنْ أمْرِ دِينِهِمْ لِاسْتِصْلاحِ دُنْياهُمْ إلاّ فَتَحَ اللّهُ عَلَيْهِمْ ما هُوَ أضَرُّ مِنْهُ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١٠٦، ص ٤٨٧)

١٥-وَإنَّما الدُّنْيا مُنْتَهىٰ بَصَرِ الأعْمىٰ، لا يُبْصِرُ مِمّا وَراءَها شَيْئاً، وَالْبَصيرُ يَنْفُذُها بَصَرُهُ، وَيَعْلَمُ أنَّ الدّارَ وَراءَها فَالْبَصيرُ مِنْها شاخِصٌ وَالأعْمىٰ إلَيْها شاخِصٌ، وَالْبَصيرُ مِنْها مُتَزَوِّدٌ، وَالأعْمىٰ لَها مُتَزَوِّدٌ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الخطبة ١٣٣، ص ١٩١)

١٢۔ دنیا کے دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی ہے ١۔ گنہگار چرب زبان شخص نے ٢۔ تیرہ دل عبادت گزار شخص نے، پہلے نے اپنی زبان سے لوگوں کو اپنے فسق و فجور کے اظہار سے روک کر اور دوسرے نے اپنی عبادت کو اپنی جہالت کا پردہ بناکر، لہٰذا تم لوگ بدکار علماء اور جاہل عبادت گزاروں سے بچو۔ اسلئے کہ یہی لوگ ہر مفتون کیلئے فتنہ ہیں، اور میں نے خود رسول خداؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: اے علی میری امت کی ہلاکت ہر چرب زبان منافق کے ہاتھوں ہوگی۔

(روضۃ الواعظین، ص ٦، الحیاۃ ج ٢ ص ٣٣٧)

١٣۔ تمہاری نظر میں بدکار اور نیکوکار ہرگز برابر نہ ہونا چاہیئے کیونکہ ایسی صورت میں نیک لوگوں کی نیک کاموں سے بے رغبتی پیدا ہوگی اور بدکاروں کو برے کاموں کی تشویق پیدا ہوگی۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، مکتوب ٥٣، ص ٤٣٠)

١٤۔ لوگ اپنی دنیا کی اصلاح کیلئے اپنے دینی امور میں سے کسی چیز کو ترک نہیں کرتے جب تک خدا ان کے لئے اس سے مضر تر کوئی چیز ان کے سامنے نہ کھول دے۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ١٠٦، ص ٤٨٧)

١٥۔ اندھے کی بینائی کی انتہا دنیا ہے۔ وہ دل کا اندھا اس کے ماسوی کچھ دیکھتا ہی نہیں لیکن شخص بصیر اور روشن ضمیر دنیا کو بڑی گہری نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اسکو محدود و ناپائدار سمجھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس کے ماوراء ہے اس لئے شخص بصیر دنیا سے کوچ پر آمادہ ہے۔ لیکن دل کے اندھے نے اپنی آنکھوں کو اس پر جما رکھا ہے شخص بصیر اس سے زیادہ توشہ ساتھ لے لیتا ہے لیکن دل کا اندھا اس سے زاد و توشہ کو جمع کر رکھتا ہے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح خطبہ ١٣٣، ص ١٩١)

١٦-وَاجْعَلْ نَفْسَكَ مِيزاناً فِيما بَيْنَكَ وَبَيْنَ غَيْرِكَ ، فَأَحْبِبْ لِغَيْرِكَ ما تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَاكْرَهْ لَهُ ما تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ، وَلا تَظْلِمْ كَما لا تُحِبُّ أَنْ تُظْلَمَ وَأَحْسِنْ كَما تُحِبُّ أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْكَ وَاسْتَقْبِحْ مِنْ نَفْسِكَ ما تَسْتَقْبِحُ مِنْ غَيْرِكَ ، وَارْضَ مِنَ النّاسِ لَكَ ما تَرْضىٰ بِهِ لَهُمْ مِنْكَ، وَلا تَقُلْ بِما لا تَعْلَمُ، بَلْ لا تَقُلْ كُلَّ ما تَعْلَمُ، وَلا تَقُلْ ما لا تُحِبُّ أَنْ يُقالَ لَكَ. (تحف العقول ص ٧٤)

١٧-اَصْدِقاؤُكَ ثَلاثَةٌ وَاَعْداؤُكَ ثَلاثَةٌ: فَاَصْدِقاؤُكَ : صَدِيقُكَ وَصَدِيقُ صَدِيقِكَ وَعَدُوُّ عَدُوِّكَ . وَاَعْداؤُكَ : عَدُوُّكَ ، وَعَدُوُّ صَدِيقِكَ، وَصَدِيقُ عَدُوِّكَ . (نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٢٩٥، ص٥٢٧)

١٨-مَنْ كَثُرَ كَلامُهُ كَثُرَ خَطاؤُهُ وَمَنْ كَثُرَ خَطاؤُهُ قَلَّ حَياؤُهُ، وَمَنْ قَلَّ حَياؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ ماتَ قَلْبُهُ، وَمَنْ ماتَ قَلْبُهُ دَخَلَ النّارَ.
(تحف العقول ص٨٩)

١٩-لا تَنْظُرْ إِلىٰ مَنْ قالَ وَانْظُرْ إِلىٰ ما قالَ.
(غرر الحكم، الفصل ٨٥، الحديث ٤٠)

٢٠-جُمِعَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فى ثَلاثِ خِصالٍ: اَلنَّظَرُ وَالسُّكُوتُ وَالْكَلامُ؛ فَكُلُّ نَظَرٍ لَيْسَ فِيهِ اعْتِبارٌ فَهُوَ سَهْوٌ، وَكُلُّ سُكُوتٍ لَيْسَ فِيهِ فِكْرَةٌ فَهُوَ غَفْلَةٌ؛ وَكُلُّ كَلامٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرٌ فَهُوَ لَغْوٌ. فَطُوبىٰ لِمَنْ كانَ نَظَرُهُ عِبْرَةً وَسُكُوتُهُ فِكْرَةً وَكَلامُهُ ذِكْراً وَبَكىٰ عَلىٰ خَطِيئَتِهِ وَأَمِنَ النّاسُ مِنْ شَرِّهِ.

(تحف العقول ص٢١٥)

١٦۔ لوگوں کے ساتھ معاشرت کرنے میں اپنے کو میزان قرار دو لہٰذا جو اپنے لئے پسند کرو دوسروں کیلئے بھی پسند کرو، اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کیلئے بھی ناپسند کرو، دوسروں پر (اسی طرح) ظلم نہ کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر ظلم نہ کیا جائے۔ دوسروں پر اسی طرح احسان کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر احسان کیا جائے۔ اپنے لئے جن چیزوں کو برا سمجھتے ہو دوسروں کیلئے بھی انکو ناپسند کرو، جن باتوں سے لوگوں کی تم راضی ہوتے ہو انہیں باتوں سے لوگوں کو بھی راضی کرو، جو بات نہ جانتے ہو اس کو نہ کہو، بلکہ جن باتوں کو جانتے ہو ان میں سے بھی سب کو نہ کہو، اس بات کو نہ کہو جس کے بارے میں تم یہ نہ پسند کرو کہ تمہارے بارے میں کہی جائے۔

(تحف العقول ص ۷۴)

۱۷ تیرے تین دوست ہیں اور تین ہی دشمن ہیں۔ دوست تو یہ ہیں: ۱۔ تیرا دوست ۲۔ تیرے دوست کا دوست ۳۔ تیرے دشمن کا دشمن۔ اور تیرے دشمن یہ ہیں ۱۔ تیرا دشمن ۲۔ تیرے دوست کا دشمن ۳۔ تیرے دشمن کا دوست۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۲۹۵، ص ۵۲۷)

۱۸۔ جو زیادہ باتیں کرے گا اس سے غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی خطائیں زیادہ ہونگی اس کی حیا (شرم) کم ہوگی اور جس کی شرم کم ہوگی اسکا تقویٰ کم ہوگا، اور جسکا تقویٰ کم ہوگا اسکا قلب مردہ ہو جائیگا۔ اور جسکا قلب مردہ ہو جائیگا وہ دوزخ میں جائیگا۔ (تحف العقول ص ۸۹)

۱۹۔ یہ نہ دیکھو کس نے کہا ہے یہ دیکھو کیا کہا ہے۔ (غرر الحکم، فصل ۸۵، حدیث ۴۰)

۲۰۔ تمام نیکیاں تین باتوں میں جمع کر دی گئی ہیں، ۱۔ نگاہ، ۲۔ خاموشی، ۳۔ گفتگو۔ جس نگاہ میں عبرت نہ ہو اس میں (ایک قسم کی) بھول ہے اور جس خاموشی میں تفکر نہ ہو وہ غفلت ہے اور جس کلام میں یاد خدا نہ ہو وہ بیہودہ ہے لہٰذا خوشا بحال اس کا جسکی نگاہ میں عبرت ہو خاموشی میں تفکر ہو، گفتگو میں یاد خدا ہو اپنے گناہوں پر روتا ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔
(تحف العقول ص ۲۱۵)

٢١-اِنَّ لِلْوَلَدِ عَلَى الْوالِدِ حَقّاً، وَاِنَّ لِلْوالِدِ عَلَى الْوَلَدِ حَقّاً، فَحَقُّ الْوالِدِ عَلَى الْوَلَدِ اَنْ يُطيعَهُ في كُلِّ شَيْءٍ، اِلاّ في مَعْصِيَةِ اللّهِ سُبْحانَهُ، وَحَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوالِدِ اَنْ يُحْسِنَ اِسْمَهُ، وَيُحَسِّنَ اَدَبَهُ، وَيُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٩٩، ص ٥٤٦)

٢٢-اَلدُّنْيا دارُصِدْقٍ لِمَنْ صَدَّقَها وَدارُ عافِيَةٍ لِمَنْ فَهِمَ عنها، وَدارُ غِنىً لِمَنْ تَزَوَّدَ مِنْها. مَسْجِدُ اَنْبِياءِ اللّهِ، وَمَهْبَطُ وَحْيِهِ، وَمُصَلّى مَلائِكَتِهِ وَمَتْجَرُ اَوْلِيائِهِ، اِكْتَسَبُوا فيها الرَّحْمَةَ، وَرَبِحُوا فيها الْجَنَّةَ، فَمَنْ ذا يَذُمُّها؟وَقَدْ آذَنَتْ بِبَيْنِها، وَنادَتْ بِفِراقِها، وَنَعَتْ نَفْسَها، فَشَوَّقَتْ بِسُرُورِها اِلَى السُّرُورِ، وَحَذَّرَتْ بِبَلائِها اِلَى الْبَلاءِ، تَخْويفاً وَتَحْذيراً، وَتَرْغيباً وَتَرْهيباً، فَيا اَيُّها الذّامُّ لِلدُّنيا وَالْمُغْتَرُّ بِتَغْريرِها مَتى غَرَّتْكَ؟ اَبِمَصارِعِ آبائِكَ مِنَ الْبِلى؟ اَمْ بِمَضاجِعِ اُمَّهاتِكَ تَحْتَ الثَّرى؟

(بحار ج٧٧ ص٤١٨)

٢٣-اَيُّها النّاسُ اِنَّ اَخْوَفَ ما اَخافُ عَلَيْكُمُ اثْنانِ: اتِّباعُ الْهَوى، وَطُولُ الأَمَلِ؛ فَأَمّا اتِّباعُ الْهَوى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَاَمّا طُولُ الأَمَلِ فَيُنْسِي الآخِرَةَ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الخطبة ٤٢، ص ٨٣)

٢٤-مَنْ اَصْلَحَ سَريرَتَهُ اَصْلَحَ اللّهُ عَلانِيَتَه، وَمَنْ عَمِلَ لِدينِهِ كَفاهُ اللّهُ اَمْرَ دُنْياهُ، وَمَنْ اَحْسَنَ فيما بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّهِ اَحْسَنَ اللّهُ ما بَيْنَهُ وَبَيْنَ النّاسِ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٤٢٣، ص ٥٥١)

۲۱۔ یقیناً جہاں بیٹے کا باپ پر حق ہے (اسی طرح) باپ کا بیٹے پر حق ہے۔ باپ کا حق بیٹے پر یہ ہے کہ معصیت خدا کے علاوہ ہر چیز میں باپ کی اطاعت کرے اور بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے اور اس کو قرآن کی تعلیم دے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم، ۳۹۹، ص ۵۴۶)

۲۲۔ جو شخص دنیا کے ساتھ سچائی کے ساتھ برتاؤ کرے دنیا اس کیلئے سچائی اور راستی کی جگہ ہے اور جو دنیا سے کچھ سمجھنا چاہے دنیا اس کے لئے دار عافیت ہے اور جو دنیا سے توشہ لینا چاہے دنیا اسکے لئے جائے ثروت ہے (دنیا) انبیار خدا کی سجدہ گاہ وحی الٰہی کے نزول کی جگہ، فرشتوں کے نماز کی جگہ، اولیائے خدا کی تجارت گاہ ہے انہیں حضرات نے اسی دنیا میں اکتساب رحمت کیا اور نفع میں جنت کمایا، پس کون اس دنیا کی مذمت کرتا ہے؟ حالانکہ اس نے اپنی جدائی کا اعلان کردیا، اپنے فراق کو بتادیا، اور اپنے مرنے کی اطلاع دیدی! اپنی خوشحالی سے (انکو) خوشحالی کیطرف اور اپنی بلاؤں سے (انکو) بلاؤں کی طرف متوجہ کردیا (یہ دنیا کبھی) ڈراتی ہے، کبھی ہوشیار کرتی ہے، کبھی شوق دلاتی ہے، کبھی خوف دلاتی ہے، اے وہ شخص جو دنیا کی برائی کرتا ہے حالانکہ تو خود دنیا کی فریب کاریوں کا فریفتہ ہے دنیا نے تجھ کو کب دھوکہ دیا؟ کیا اس وقت جب تیرے بزرگوں کو دامن فنا و بوسیدگی کے حوالہ کردیا؟ یا جب تیری ماؤں کو زیر خاک پنہاں کردیا۔؟

(بحارالانوار ج ۷۷، ص ۴۱۸)

۲۳۔ اے لوگو میں تمہارے بارے میں دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں۔ ۱۔ خواہشوں کی پیروی ۲۔ طولانی آرزو خواہشوں کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور طول آرزوئیں آخرت کو فراموش کرادیتیں ہیں۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، خطبہ ۴۲، ص ۸۳)

۲۴۔ جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے خدا اسکے ظاہر کی اصلاح کرتا ہے، جو اپنے دین کے لئے کام کرتا ہے خدا اس کی دنیا کیلئے کفایت کرتا ہے جو اپنے اور اپنے خدا کے درمیان اصلاح کرلیتا ہے خدا اسکے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کردیتا ہے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم، ۴۲۳، ص ۵۵۱)

٢٥-لَا تَجْعَلَنَّ اَكْثَرَ شُغْلِكَ بِأَهْلِكَ وَوَلَدِكَ ، فَإِنْ يَكُنْ اَهْلُكَ وَوَلَدُكَ اَوْلِيَاءَ اللّهِ فَإِنَّ اللّهَ لَايُضَيِّعُ اَوْلِيَاءَهُ، وَاِنْ يَكُونُوا اَعْدَاءَ اللّهِ فَمَا هَمُّكَ وَشُغْلُكَ بِأَعْدَاءِ اللّهِ؟

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٥٢، ص٥٣٦)

٢٦-قِيمَةُ كُلِّ امرِءٍ مَا يُحْسِنُ

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٣٧)

٢٧-مَاءُ وَجْهِكَ جَامِدٌ يُقْطِرُهُ السُّؤَالُ فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُقْطِرُهُ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٤٦، ص٥٣٥)

٢٨-مَالِابْنِ اٰدَمَ وَالْفَخرِ اَوَّلُهُ نُطْفَةٌ وَآخِرُهُ جِيفَةٌ...

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٤٥٤، ص ٥٥٥)

٢٩-اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالْفَقِيهِ حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يُرَخِّص النَّاسَ فِي مَعَاصِي اللّهِ وَلَمْ يُقَنِّطْهُمْ مِن رَحْمَةِ اللّهِ وَلَمْ يُؤَمِّنْهُمْ مِنْ مَكْرِاللّه وَلَمْ يَدَعِ الْقُرآنَ رَغْبَةً عَنْهُ اِلَى مَا سِوَاهُ، وَلَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَفَقُّهٌ، وَلَاخَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَكُّرٌ وَلَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ٤١)

٣٠-مَازَنَى غَيُورٌ قَطُّ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٠٥، ص ٥٢٩)

۲۵۔ (خبردار) اپنی مشغولیت زیادہ تر اپنے اہل وعیال میں مبذول نہ رکھو کیونکہ تیرے اہل وعیال اگر خدا کے دوست ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو ضائع و برباد نہیں کرتا اور اگر وہ لوگ خدا کے دشمن ہیں تو تمہاری مشغولیت اور تمہاری توجہ دشمنان خدا کی طرف کیوں ہو؟

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، قصار الحکم ۳۵۲، ص ۵۳۶)

۲۶۔ ہر شخص کی قدر و قیمت ان نیکیوں سے وابستہ ہوتی ہے جسکو وہ انجام دیتا ہے۔

(بحارالانوار، ج ۷۸، ص ۳۷)

۲۷۔ تمہاری آبرو جامد ہے، مگر (لوگوں سے) سوال کرنا اسکو قطرہ قطرہ کر کے بہا دیتا ہے اب یہ دیکھنا تمہارا کام ہے کہ کس کے سامنے آبروریزی کرتے ہو۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار، ۳۴۶ ص ۵۳۵)

۲۸۔ اس فرزند آدم کو فخر کرنے کا کیا تک ہے جسکی ابتدا نطفہ ہو اور انتہا مردہ ہو...

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار، ۴۵۴ ص ۵۵۵)

۲۹۔ کیا میں تم کو کامل فقیہ کی خبر دوں (تو سنو) حقیقی اور کامل فقیہ وہی ہے جو لوگوں کو خدا کی معصیت کی اجازت نہ دے اور نہ انکو خدا کی رحمت سے مایوس کرے اور مکر خدا (نامرئی و مخفی عذاب الٰہی) سے بے خوف نہ کرے قرآن سے بے رغبتی کی وجہ سے قرآن کو نہ چھوڑ دے جس عبادت کے اندر فہم و ادراک نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور جس علم میں غور و فکر نہ ہو اس میں (بھی) کوئی خیر نہیں ہے۔ آیات قرآن کی تلاوت میں بھی کوئی خیر نہیں ہے اگر اس میں تدبر و تفکر نہ ہو۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۴۱)

۳۰۔ غیرت مند آدمی کبھی زنا نہیں کرتا۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، کلمات قصار ۳۰۵ ص ۵۲۹)

٣١- اِنَّ الْمُتَّقِينَ ذَهَبُوا بِعاجِلِ الدُّنْيا وَآجِلِ الْآخِرَةِ فَشارَكُوا اَهْلَ الدُّنْيا في دُنْياهُمْ وَلَمْ يُشارِكْهُمْ اَهْلُ الدُّنْيا فِي آخِرَتِهِمْ.
(نهج البلاغة لصبحي الصالح، الكتاب ٢٧، ص ٣٨٣)

٣٢- لا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْاِيمانِ حَتى يَتْرُكَ الْكِذْبَ هَزْلَهُ وَجِدَّهُ.

(اصول كافى ج٢ ص٣٤٠)

٣٣- اِنْ جَعَلْتَ دينَكَ تَبَعاً لِدُنْياكَ اَهْلَكْتَ دينَكَ وَدُنْياكَ وَكُنْتَ فى الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرينَ.
اِنْ جَعَلْتَ دُنْياكَ تَبَعاً لِدينِكَ اَحْرَزْتَ دينَكَ وَدُنْياكَ وَكُنْتَ فى الْآخِرَةِ مِنَ الْفائِزينَ. (غررالحكم ، الفصل ١٠، الحديث ٤٤ — ٤٥)

٣٤- مَثَلُ الدُّنْيا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ، لَيِّنٌ مَسُّها وَالسُّمُّ النّاقِعُ في جَوْفِها، يَهْوِى اِلَيْها الْغِرُّ الْجاهِلُ، وَيَحْذَرُها ذُواللُّبِّ الْعاقِلُ.
(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١١٩، ص٤٨٩)

٣٥- يا كُمَيْلُ بْنَ زِيادٍ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ اَوعِيَةٌ فَخَيْرُها اَوْعاها، فَاحْفَظْ عَنّي ما اَقُولُ لَكَ: اَلنّاسُ ثَلاثَةٌ: فَعالِمٌ رَبّانِيٌّ، وَمُتَعَلِّمٌ عَلىٰ سَبيلِ نَجاةٍ، وَهَمَجٌ رَعاعٌ اَتْباعُ كُلِّ ناعِقٍ، يَميلُونَ مَعَ كُلِّ ريحٍ، لَمْ يَسْتَضيئُوا بِنُورِ الْعِلْمِ، وَلَمْ يَلْجَأُوا اِلىٰ رُكْنٍ وَثيقٍ (نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١٤٧، ص ٤٩٥)

۳۱۔ یقیناً پرہیز گار لوگوں نے جلد گزر جانے والی دنیا اور ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت سے فائدہ اٹھالیا۔ اہل دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک رہے حالانکہ اہل دنیا ان کی آخرت میں شریک نہ ہوسکے۔ (نہج البلاغہ، صبحی صالح، مکتوب ۲۷، ص ۳۸۳)

۳۲۔ انسان کو ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں ملتا جب تک وہ جھوٹ ترک نہ کردے حقیقی طور سے بھی اور مزاح کے طور سے بھی۔ (اصول کافی ج ۲، ص ۳۴۰)

۳۳۔ اگر تم نے اپنے دین کو اپنی دنیا کا تابع بنادیا تو دین و دنیا دونوں کھو بیٹھے اور آخرت میں گھاٹے میں رہو گے اور اگر اپنی دنیا کو دین کا تابع بنالیا تو دین و دنیا دونوں حاصل کرلیا اور آخرت میں بھی کامیاب لوگوں میں ہو گے۔ (غررالحکم، فصل ۱۰، حدیث ۴۴ - ۴۵)

۳۴۔ دنیا سانپ جیسی ہے کہ اسکا چھونا تو نرم و ملائم ہے مگر اس کے اندر زہر ہلاہل ہے۔ بے خبر نادان اس کا دلدادہ ہوجاتا ہے مگر ہوشمند عاقل اس سے ڈرتا ہے۔
(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار ۱۱۹، ص ۴۸۹)

۳۵۔ اے کمیل ابن زیاد: قلوب بھی ظروف کے مانند ہیں (جیسے) سب سے بہتر ظرف وہ ہے جو سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہو۔ اسلئے جو کچھ میں تمکو بتاتا ہوں اسکو یاد کرلو۔ لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ علمائے الٰہی ۲۔ طلاب علوم جو نجات کے راستے پر ہیں ۳۔ احمق بے سرو پا جو ہر آواز کے پیچھے دوڑ جاتے ہیں اور ہر ہوا کے ساتھ حرکت کرتے ہیں یہ وہی ہیں جو علم کے نور سے کبھی روشن نہیں ہوئے اور کسی مضبوط ستون کی پناہ حاصل نہیں کی۔
(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار ۱۴۷، ص ۴۹۵)

٣٦-أُوصيكُمْ بِخَمْسٍ، لَوْ ضَرَبْتُمْ إِلَيْهَا آبَاطَ الْإِبِلِ لَكَانَتْ لِذٰلِكَ أَهْلاً: لاٰ يَرْجُوَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلاّٰ رَبَّهُ، وَلاٰ يَخَافَنَّ اِلاّٰ ذَنْبَهُ، وَلاٰيَسْتَحِيَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِذٰا سُئِلَ عَمّٰا لاٰيَعْلَمُ اَنْ يَقُولَ: لاٰ اَعْلَمُ، وَلاٰ يَسْتَحِيَنَّ اَحَدٌ اِذٰا لَمْ يَعْلَمِ الشَّيْءَ اَنْ يَتَعَلَّمَهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ، فَإِنَّ الصَّبْرَ مِنَ الْاِيمٰانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، وَلاٰ خَيْرَ فِى جَسَدٍ لاٰ رَأْسَ مَعَهُ، وَلاٰ فِي ايمٰانٍ لاٰصَبْرَ مَعَهُ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٨٢، ص ٤٨٢)

٣٧-خٰالِطُوا النّٰاسَ مُخٰالَطَةً إِنْ مِتُّمْ مَعَهٰا بَكَوْا عَلَيْكُمْ، وَإِنْ عِشْتُمْ حَنُّوا إِلَيْكُمْ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ١٠، ص ٤٧٠)

٣٨-أَلدّٰاعِي بِلاٰ عَمَلٍ كَالرّٰامِي بِلاٰ وَتَرٍ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٣٣٧، ص ٥٣٤)

٣٩-بِالْعَمَلِ تَحْصُلُ الْجَنَّةُ لاٰ بِالْأَمَلِ

(غرر الحكم، الفصل ١٨، الحديث ١١٩)

٤٠-مٰا أَكْثَرَ الْعِبَرَ وَأَقَلَّ الْاِعْتِبٰارَ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ٢٩٧، ص ٥٢٩)

۳۶۔ میں تمکو پانچ ایسی چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر ان کیلئے تم کو سفر کرنا پڑے تو سفر کرو۔ ۱۔ تم میں سے کوئی اپنے رب کے علاوہ کسی اور سے کوئی رجا ر (امید) نہ رکھے۔

۲۔ تم میں سے کوئی اپنے گناہوں کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرے۔

۳۔ تم میں سے اگر کسی سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ نہ جانتا ہو تو میں نہیں جانتا، کہنے سے ہرگز نہ شرمائے۔

۴۔ تم میں سے کوئی بھی اگر کسی چیز کو نہیں جانتا تو اس کے سیکھنے سے نہ شرمائے۔

۵۔ تمہارے لئے صبر ضروری ہے اسلئے کہ صبر کا ایمان سے وہی رشتہ ہے جو سر کا جسم سے ہے جس جسم کے ساتھ سر نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اسی طرح اس ایمان کا کوئی فائدہ نہیں ہے جسکے ساتھ صبر نہ ہو۔ (نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۸۲، ص ۴۸۲)

۳۷۔ لوگوں کے ساتھ اس طرح گھل مل کر رہو کہ اگر مر جاؤ تو تم پر گریہ کریں اور اگر زندہ رہو تو تم سے عشق کی طرح محبت کریں۔ (نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۱۰، ص ۴۷۰)

۳۸۔ خود عمل کئے بغیر لوگوں کو عمل کی دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسے بغیر چلّہ کے کمان سے تیر چلانا۔ (نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۳۳۷، ص ۵۳۴)

۳۹۔ جنت عمل سے حاصل ہوتی ہے امل (امید) سے نہیں حاصل ہوتی۔

(غرر الحکم، فصل ۱۸، حدیث ۱۱۹)

۴۰۔ درس عبرت تو بہت ہیں مگر عبرت حاصل کرنے والے بہت کم ہیں۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۲۹۷، ص ۵۲۹)